

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 اَلْفَضْلُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 ط اَنْ يَخْلُقَ لَكَ مَا تَحْتَاجُ



قیمت نہ پیش کی اندرون ملک  
 قیمت نہ پیش کی بیرون ملک  
 Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۲۰ | مورخہ ۷ اپریل ۱۹۳۲ء | پنجشنبہ | مطابق ۳ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

# قادیان کے شرق کی طرف نئی آبادی کی بنیاد

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالثانی ایدہ اللہ عنہ نے کھدی

## المنیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثانی ایدہ اللہ عنہ العزیز کو  
 ۱۰ اپریل کوچہ حرارت ہو گئی۔ حضور کو پیش کی تکلیف بھی پستو  
 ہے۔ احباب دعا کے لئے فرمائیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو بیمار اور  
 سردی کی تکلیف رہی۔ گلاب افاقہ ہے۔ مگر صحت بہت ہے۔  
 آپ کی صحت کا دل کے لئے دعا کی جائے۔

تعلیم الاسلام مالی سکول سالانہ امتحانات کے بعد ۵ اپریل  
 سے مکمل کیا ہے۔ مدرسہ احمدیہ بعد از امتحانات سالانہ ۱۱ اپریل  
 کو کھلے گا۔ احباب اپنے بچوں کو ان دونوں مدرسوں میں داخل  
 کرنے کے لئے جلد بھیج دیں۔ تا وہ بڑھائی میں شروع سے  
 شریک ہو سکیں۔

کوئی حصہ دار اپنے لئے فردی سبب۔ بڑی شکر ساٹھ فٹ چڑائی کی  
 اور اس سے کم ۳۰-۲۰ اور ۲۰ فٹ کی شریک ہو گئی۔ کوئی چھوٹے سے  
 چھوٹا رستہ بھی ۱۵ فٹ سے کم کا نہ ہو گا۔ تمام قطعہ کے پائوں کا نقشہ  
 تیار ہوا ہے۔ جو امید ہے۔ بہت جلد چھپ کر حصہ دار اصحاب کو بھیج دیا جائیگا  
 اس سکیم میں شرکت کے لئے ایک حصہ کی قیمت ۲۵ روپے ۱۲ ہزار  
 ہے۔ اور جو حصہ کے لئے ابھی موقع ہے۔ جو اصحاب اس سکیم میں شریک  
 ہونا چاہیں۔ وہ شرکت کے لئے ضروری معلومات حاصل کرنے کی خاطر  
 پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالثانی ایدہ اللہ عنہ سے  
 جلد خط و کتابت کریں۔

ایک سکیم کے تحت جس کے متعلق الفضل میں کئی ایک ملاحظا  
 شائع ہو چکے ہیں۔ قادیان کی پرانی آبادی کے شرق کی طرف  
 مکانات کے لئے جو قطعہ زمین تجویز ہوا ہے۔ ۱۱ اپریل بروز دوشنبہ  
 حضرت خلیفۃ المسیح الثالثانی ایدہ اللہ عنہ العزیز نے اس میں اپنے مکان  
 کے احاطہ کے گوشوں میں چکے کھنے کے موقع پر دعا فرمائی۔ بہت سے  
 اصحاب اس موقع پر موجود تھے۔ دعا کے بعد حاضرین میں حضور کی طرف سے  
 خیر خیر تقسیم کی گئی۔

فی الحال اس قطعہ کا رقبہ ۷۵ گھنٹوں ہے۔ چھوٹے سے  
 چھوٹے مکان کے لئے دو کنال زمین تجویز کی گئی ہے۔ اور زیادہ جس قدر



# بیان جموں و کشمیر کے حالات

کہ مسلمانوں کے لئے عمرہ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔ لیکن ملت یہ ہے کہ باوجود اس کے مسلمانوں کو مجبور کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ گورنر کے عدل و انصاف اور غیر جانبدار رویہ کے اقتدار میں قراردادیں منظور کریں

کہ بعض مسلمان کسی ایسی حرکت کو بادل ناخواستہ کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اس لئے وہ اسلامی دنیا کا نگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی اس قسم کی تحریر اخبارات میں آئے۔ تو اس کی حقیقت اس سے زیادہ نہ ہوگی۔ کہ وہ بھی جبر و تشدد کا نتیجہ ہوگی

## عجیب و غریب انصاف

ریاست جموں و کشمیر میں مسلمانوں کے ساتھ کس قسم کا عدل و انصاف روا رکھا جا رہا ہے۔ اس کی تازہ مثال بمبھڑے سے موصول ہوئی ہے۔ محکمہ ٹری کے دو ڈوگرے ایک مسلمان مسی سہیل ساکن موضع چھیککا کے دو کمرے سے زبردستی چھین کر لئے گئے جنس کھپ میں لے جاتے ہوئے بہت سے گروں نے دیکھا۔ پیر کشن دکر نے دادری کے لئے منصف صاحب بمبھڑ کی عدالت میں درخواست دی۔ تو وہ تحقیقات کے لئے ٹری کے کیمپ میں گئے۔ ظاہر ہے کہ دو گروہ سپاہی ان کیمپ کو اپنے پاس بھگوانت رکھنے کیلئے لے گئے تھے۔ مگر ان کا مقصد انہیں کھانا تھا۔ تحقیقات کا طریق تو یہ تھا کہ گواہی لے کر مقدمہ کیا جاتا۔ کہ کمرے زبردستی وہاں لائے گئے ہیں یا نہیں۔ لیکن اس موقع پر ٹری کو چھوڑ کر منصف صاحب کو نے کیمپ میں کیمپ کی عدم موجودگی کو عدم الذمہ جرم کا کافی ثبوت سمجھ لیا۔ اور غریبیت غنیت کی اس طرح دادری کی گئی۔ کہ سپیشل مجسٹریٹ نے ۱ سے تین ماہ قید سخت اور سب سے زیادہ جرمانہ کی سزا دے دی۔ اگر کوئی غیر جانبدار حاکم تحقیقات کرے تو کمرے چرائے گئے کے کئی گواہ ایسی پیش کئے جاسکتے ہیں (نارنگاں)

## سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اید اللہ بنصرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے کہ وہ ہستی ہے جس کی زینت انسانیت اے اولوالعزمی سراپا ہستی والا تیار اے سیاست ان یکتا۔ اے خلیفہ مثال تیری تحریریں ہیں انسان کے لئے آب حیات وہ تری کوثر چکانی۔ وہ ترا زور بیان تیری ہستی زندگی ہے۔ اہل ایمان کے لئے ہے حیات انگیز تیرا ہر نفس فضل عمر اے کہ تو الفت سراپا ہمدون کیواسطے تیری پاکی پر توتربان عصمت صد جو ہے تیرے دم سے آج ہے عالم کا مرجع قایم کس قدر جوش عمل بیدار ہوتا ہے وہاں کس قدر بالیدگی ہوتی ہے واں ایمان کو اس زمین پاک پر ہمدوم ملائک پر نشاں اے کہ تیری زندگی ہے مشعل راہ ہدی آہ اتنا درد و تحج کو ہے ہمارا اے امام یہ ترے غمہائے ملت یہ تری سرشاریاں مرجبا فاروقِ دوراں۔ حربا ابن المسیح رحمت میں نازل ہوں تجھ پر اس خداے پاک کی کر دے اختر کی خاطر۔ حبل ایسان ہو

اے کہ جس کی زندگی ہے جلوہ روحانیت صاحبِ فضل عمر اے حامل عز و وقار اے امام الاولیاء۔ اے صاحبِ فضل و کمال تیری تقریریں ہیں ایمان کے لئے وجہ ثبات وہ ترے عرفاں کا دریا۔ یا کہ بحر سیراں تو سراپا ہے بشارتِ نوح انسان کے لئے تیری ہر ہر بات سے ہے زندگی پائندہ تر تو ہے اک عفو مجسم دشمنوں کے واسطے تیرے جلوہ دن سے تو یہ ظلمت کہہ پر نور ہے۔ تزکیہ پاتا ہے ہر دم نفس امّارہ جہاں کتنے فتنوں سے بچاتا ہے ہمیں دارالامان تیرے ہونے سے اہل آتی ہے واں شیطان کو بارش انوار بہاتا ہے واں پر استمان تو ہے اس ظلمت کے میں مصلح نو و صنیاء جس سے توبتیا ہے ہمارے ہمیشہ صبح و شام یہ تری بے تابیاں بے داریاں تیرا بنیاں حربا سالار ملت تو ہے اک آیت صریح اور ظہر ہر مہر ہے تجھ پر شہرِ لولاک مسلم کی عجب درتِ العار لیں اور خدا دم قرآن ہوا

## مسلمان بارہ ماہ پر تشدد

مسلمانانِ علاقہ بارہ مولا کے ناخدا قاضی عبدالغنی شاہ صاحب کو گورنر کے حکم کے مطابق گرفتار کر کے پشت بک کا کدویر و زلات نے ایک سال قید سخت اور چار سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔ اس کے علاوہ ان پر بلوہ کا ایک اور مقدمہ بھی چلایا جاتا ہے جس کا جلد فیصلہ ہونے والا ہے۔ دیکھئے اس میں کیا سزا ہوتی ہے۔ چار سو روپیہ جرمانہ کی وصولی کے لئے ایک ہی دن میں قید ارٹنے ان کی تمام جائداد جو قریباً ساڑھے تین ہزار روپیہ مالیت کی ہے۔ قاضی صاحب کے ایک دیرینہ دشمن کے ہاتھ نیلام کر دی۔ حالانکہ اس میں تین بھائی حصہ دار ہیں اب دیگر حصہ داروں نے مدد داری کی درخواست دی ہوئی ہے۔ مگر انہیں کوئی جواب نہیں دیا جاتا۔ قاضی صاحب موصوف کی بیوی ایک لڑکا اور تین لڑکیاں وقتِ تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اولیات بے کسی کی حالت میں انہوں نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے امداد کی درخواست کی ہے۔

## لوہے کے دو ٹکڑے مسلمان کے ہتھیار ہندو کے قبضہ

علاقہ راجوری کی اطلاعات پایا جاتا ہے کہ جدید ایک اسم کے ماتحت مسلمانوں سے ہتھیار لئے جاتے ہیں۔ اور اعلان عام کر دیا گیا ہے کہ جس کسی کے پاس ہتھیار

## گورنر کرناٹک کی پابازیاں

علاقہ کشمیر سے آنے والی اطلاعات میں گورنر کرناٹک کے دراز دستوں اور تعدیوں کا بے حد رونا دیا جاتا ہے۔ اہل ظاہر ہوتا ہے۔

چونکہ گورنر کے تشدد سے مسلمان سخت کھجے ہوئے ہیں۔ اور اس کے حکم سے سرتابی کی صورت میں مزید ستم آرائیوں کا احتمال ہے۔ اس لئے ممکن

پایا جاتا ہے کہ ۱۔ ۶ ماہ قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوگی۔ لیکن اس کا اطلاق صرف مسلمانوں پر ہے۔ ہندو و مسیحیت کے ہتھیار



الْفَضْلُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نمبر ۱۲۰ قادیان دارالامان مورخہ ۷ اپریل ۱۹۳۲ء جلد ۱۹

سیاسیات میں حکومتِ برطانیہ کی ایک غلطی

حضرت شیخ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نا صحابہ مشورہ

(انجمن مولوی احمد رضا صاحب تبلیغ شام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان ایسے وسیع ملک اور کثیر التعداد آبادی والے خطہ پر کسی بیرونی طاقت کا حکومت کرنا آسان امر نہیں ہے خصوصاً موجودہ دور میں جبکہ حکومت کی بنیاد وہ ہے اور آگ پر نہیں بلکہ عدل انصاف اور حکمت و دانائی پر مبنی ہونی چاہیئے۔ داعی و رعایا میں خوشگوار تعلقات کا نقطہ امر کڑی باعزت اور غیر مبہم تصدیق ہے۔ مذکور گول مول پالیسی اور خدائی وعدے یہی وجہ ہے کہ اس وقت ہندوستان کی سر زمین فتن و اضطراب کی آماجگاہ اور بد امنی اور بے چینی کا گہوارہ بن رہی ہے۔ رعایا موجودہ حالت سے مطمئن نہیں۔ اور حکومت پریشانی ہے کہ کیا کرے۔ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ غلط پالیسی کا نتیجہ ہے جس نے ہندوستان کے امن کو برباد کر رکھا ہے۔

میں اس وقت حکومتِ ہند کی غلط پالیسی کے اس پہلو کو واضح کرنا چاہتا ہوں۔ جو ہندوستان میں مسلمانوں کے حقوق سے متعلق ہے۔ برطانوی ہند پر قبضہ پاتے ہی حکومت کے کارندوں نے اس قبضہ کو مستقل اور ہندوستان کو ابدی میراث بنانے کا جو طریق خیال کیا۔ وہ اسلامی طاقت کو پاؤں کرتے اور مسلمانوں کو گرانے کا خیال تھا۔ مسلمانوں کا ہندوستان پر قریباً ہزار سالہ دور حکومت مدبرینِ برطانیہ کو خوشنک اور ناظر آتا تھا۔ اور اسی دہم باطل کے زیر اثر انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے حقوق سے انصاف کیا۔ اور اس مشن کو مقصد کو بروئے کار لے کر حکومت کے اعضاء نے برادمان وطن کو جاؤ و ناجائز طور پر مراعات سے مستفید کیا۔ ہر وقت پر انہیں مسلمانوں پر ترجیح دی۔ حتیٰ کہ حکومت کے تمام اداروں پر ہندوؤں کا قبضہ ہو گیا جو اپنے دیرینہ بغض اور مسلمانین اسلام کے فرعی مظالم کی بنیاد پر پہلے ہی مسلمانوں کے حق کے بجائے ہونے لگے حکومت کے کارکنوں کا رویہ ہندوؤں کا مذہب یا انشقا

اور بعض پر کال آتش بند و مذہبی لیڈروں کی شرربادی کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان ہندوستانی سیاست میں ایک مضبوط بیکار بن کر رہ گئے۔ اور ان کی علیحدہ ہستی کا ہی انکار کر دیا گیا۔

ہندوستانی مسلمانوں کے تاریک مستقبل اور حکومت کی اس غلط پالیسی کے نتیجہ کو بعض سیاسی رہنماؤں اور مذہبی علمین نے بہت عرصہ پیشتر بھانپ لیا تھا۔ اور انہوں نے بروقت حکومت اور قوم کو اُن آنے والے دنوں سے آگاہ کر دیا تھا۔ جن لوگوں کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور تھی۔ انہوں نے تو اس آواز کو روکنا ہی تھا۔ مگر انہوں نے کہ مسلم قوم میں بروقت بیدار نہ ہوئی۔ قوم کا ایک حصہ تو ابھی تک پرانے خداداد محنت اپنی قوتِ بازو کے مبرور پر بھٹا تھا۔ جو خیال کرنا تھا۔ کہ ہندوؤں کی ہستی ہی کیا ہے۔ ہم جب چاہیں گے۔ انہیں مسل دیں گے اور پھر از سر نو ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم کر لیں گے۔ ان لوگوں نے بھی انہوں کی ادا کو کفر وری اور بزدلی سے تعبیر کیا۔ اور دوسرا گروہ جسے مغرب کی بلوہ دیزیاں اور ہر ادیان وطن کی ظاہر و باطنی گھائل کر چکی تھیں۔ اُس نے اس مطالبہ کو قومیت متحدہ اور وطنیت کے منافی بلکہ حکومتِ برطانیہ سے بنیاد کی ابتدا پر محمول کیا۔ اور حکومت کے کارندوں نے جو مسلمانوں کی ہستی کو اپنی مستحکم آرزوؤں کے راستہ میں سد کنندہ سمجھتے تھے۔ اس نامحاذ مشورہ پر عمل کرنے کی بجائے مخالفانہ طریق اختیار کر لیا۔ یعنی مسلمانوں کو اور زیادہ دباؤ شروع کر دیا آج سے قریباً پالیسی برس پیشتر سیدنا حضرت شیخ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں مکہ معظمہ کو کفریہ کو اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ وہاں مسلمانوں کے حقوق کے متعلق بھی مندرجہ ذیل الفاظ میں نہایت نامحاذ مشورہ تحریر فرمایا جسٹور علیہ السلام کے عربی الفاظ یہ ہیں

جن کا ترجمہ انگریزی مکہ معظمہ کو پہنچا دیا گیا تھا۔

”و فی آخر کلامی انصحکم بک یا قیصرۃ خالصاً للہ وهو ان المسلمین عندک الخاسر ولہم فی ملکک خصوصیتۃ تفصمینہما فانظری الی المسلمین بنظر خاص واقربی اعلیتہم والفی بین قلوبہم واجعلی اکثرہم من الذین یقر بون۔ التفضیل التفضیل بالتخصیص التخصیص۔ وفی ہذہ بركات و مصالح۔ ارضیہم فانک ومرت ارضیہم ودار بیہم فانک نزلت بدارہم واثاثک اللہ ملکہم الذی امس وافیہ قریباً من الفت سۃ ما تعدون فاشکری ربک و تصدق علیہم فان اللہ یحب الذین یتصدقون الملک اللہ یوتیہ من یتغار و یتزع ممن یشا و یطیل ایام الذین یشکرون۔ . . . . . و ظنی انک قد قلت لنا بیک فی العتد ان یفعلوا شرافا المسلمین علی غیرہم و فیظ و الیہم باعن ازہما و یقر بواہم بخصو صیتۃ و لکن الثائبین سووا الاما و ما را عوا مصلحتہ اعراض المسلمین حق رعایتہما الخ (التبلیغ ۲۵-۲۶) یعنی بالآخر اسے قیصر ہند میں نہایت غلوں سے ایک نصیحت کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ مسلمان تیرے مددگار ہیں۔ اور انہیں تیری حکومت ہندوستان میں ایک خصوصیت حاصل ہے۔ جسے تو خوب سمجھتی ہے۔ پس تو مسلمانوں پر خاص نظر کر۔ اور انہیں آرام پہنچا۔ ان میں اتحاد پیدا کر۔ ان میں سے بہتوں کو اداراتِ حکومت میں حصہ دے ان کی فضیلت اور خصوصیت کو ملحوظ رکھ۔ اس میں بہت برکتیں اور سعادت ہیں۔ تو ان کی زمین پر حاکم ہوئی ہے۔ اس لئے ان کو پورے حقوق دے اور ان سے مدارات سے پیش آ۔ سر زمین ہند میں انہوں نے قریباً ہزار سال حکومت کی ہے۔ اس لئے ان پر مہربانی فرما۔ اور ان کی حیثیت کا لحاظ رکھ۔ اللہ تعالیٰ جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے۔ بادشاہ بنا دیتا ہے۔ ہاں وہ مشرک گزارد فرما زواؤں کے دنوں کو زیادہ کرتا ہے۔ میرا گمان غالب ہے۔ کہ تو نے اپنے ہندوستان میں نابینوں کو یہ کہا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے شرکار کو دوسروں پر ترجیح دیں اور انہیں نظر خاص سے دیکھیں۔ مگر ہندوستان کے حاکموں نے اس امر کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور مسلمانوں کے اعزاز کی مصلحت کا کوئی لحاظ نہیں رکھا۔

سیدنا حضرت شیخ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا الفاظ میں جہاں مسلمانوں کے حقوق کا پر زور مطالبہ کیا گیا ہے۔ وہاں حکومتِ برطانیہ کے لئے بھی بہترین مشورہ ہے۔ سیاسیاتِ ہند میں انگریزوں کی یہ بہت بڑی غلطی تھی۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کو دبا دیا۔ اور ہندوؤں کو اوجھارا۔ حالانکہ مسلمان بادشاہوں کی تاریخ ان کے سامنے تھی۔ کہ وہ کس طرح اس قوم کو پالتے رہے۔ مگر یہ لوگ ہمیشہ مارے مستی



خدمات اور امداد کا اعتراف کیا۔ تو اس وقت ہی کہا گیا کہ احمدیوں نے روپیہ کے ذریعہ ان لوگوں کو خرید لیا ہے۔ اور اب جبکہ مقررہ انسانی حدود کی بنیاد پر اچھوت اترام کی حمایت میں ہماری طرف سے آواز بلند کی جا رہی ہے۔ اور اچھوت اترام کے سرکردہ لوگ اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ تو آریوں کی طرف سے ایک دام افتادہ شخص سے یہ کہلایا گیا ہے کہ

”آدھر مرمنڈل سنڈل ۱۹۲۶ء میں قائم ہوا جب انٹی کمیشن کی تقرری کا اعلان کیا گیا تھا۔ سوامی شودر اند اس جماعت کے قائم کرنے والوں میں سے ایک تھے۔ انہوں نے کمیٹیوں کو اطلاع دی کہ روپیہ احمدیوں اور غازیوں کے پاس سے آتا ہے۔ (دہلیٹ اپریل) اچھوت اترام کے لئے آدھر مرمنڈل پنجاب جو مفید خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ اور اسے جس قدر دستوخ حاصل ہے۔ وہ ہندوؤں کو بھی معلوم ہے۔ اور اسی کو ذائل کرنے کے لئے اس کا قیام احمدیوں کے روپیہ پر بنایا گیا ہے۔ لیکن اگر احمدیوں نے اچھوت اترام کی بہتری اور ترقی کے لئے اتنا بڑا کام سر انجام دیا ہو۔ اور ایسا مفید سنڈل تیار کرنے کے لئے روپیہ نہ ملے ہو۔ تو اس میں حرج ہی کیا ہے اس سے یہی ثابت ہوگا۔ کہ احمدی دیگر ذرائع کے علاوہ مالی طور پر بھی اچھوت اترام کو ترقی کرنے میں امداد دے رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے اپنے کام تھے اخراجات چاہتے ہیں کہ ان کا پورا کرنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ کجا یہ کہ ہر طرف ہم روپیہ کا سیلاب بہاتے پھر رہے ہیں۔“

## اچھوتوں کا ہندوؤں علیحدگی کا لبہ

ہندوؤں نے بے حد کوشش کی کہ اچھوت اترام کے چند لوگوں کو جو اپنے ذاتی مفاد کی وجہ سے ہندوؤں کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ آگے کر کے یہ شہد بجاتے پھر رہے۔ کہ اچھوت ہندو ہیں۔ اور وہ ہندوؤں سے علیحدہ نیابت حاصل کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن فرسچا کو کمیٹی کے اجلاس لاہور میں آدھر مرمنڈل کے ذمہ نے جو یادداشت پیش کی۔ اس میں اس بات پر خاص زور دیا گیا کہ اچھوت ہندوؤں سے بالکل علیحدہ ہیں۔ لہذا انہیں ان کی آبادی کی بنیاد پر جداگانہ نیابت دی جائے۔

اس کے علاوہ اس دن اچھوتوں نے ہندوؤں سے علیحدگی کے اظہار کے لئے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر شاندار مظاہرہ بھی کیا۔ اور جلسہ منعقد کر کے اسی مطلب کی قراردادیں پاس کی گئیں۔ اس طرح ہندوؤں کے تمام کئے کرانے پر پانی پھیر دیا۔ اور حکومت پر ظاہر کر دیا کہ اچھوت قطعاً ہندوؤں کے ساتھ رہنے کے لئے ان کی خاطر اپنے حقوق قربان کرنے کے لئے تیار نہیں۔

نہیں جس میں انہوں نے مسلمانوں کے مطالبات پورے کئے جانے پر حکومت کی سخت مخالفت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اگر قوم پرست ہندو اور کچھ مسلمانوں کے جائز مطالبات پورے کرنے کے خلاف حکومت کو سخت مخالفت کی دھمکی دے سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ مسلمان اپنے حقوق کا مطالبہ بھی پر زور طریق سے نہیں کر سکتے۔

## زمینداران پنجاب کے قرض کی تحقیقات

آخر مقررہ زمینداران پنجاب کی حالتِ ذار کی طرف بھی حکومت کو توجہ ہوئی۔ اور روپیہ ممبر حکومت پنجاب نے گزشتہ اجلاس کونسل میں ایک مجلس تحقیقات کے تقرر کا اعلان کیا۔ جو زمینداروں کے قرض میرٹھی کونسل کی تہذیب پر مشتمل کرے گی۔ ریسٹر کیلورٹ کو اس مجلس کا صدر تجویز کیا گیا ہے۔ جو زمینداران پنجاب کی حالت کے بہترین ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ اور جن کے معلومات بہت وسیع ہیں۔ امید ہے کہ ان کی راہ نمائی میں کمیٹی خوش اسلوبی کے ساتھ کام کر سکے گی۔ اور باسانی ایسے نتائج پر پہنچ جائے گی جو زمینداروں کو قرض کے تباہ کر دینے والے بار سے بچا سکیں گے۔ اور انہیں اپنی حالت کو درست کرنے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل بنائیں گے۔ چونکہ زمینداروں کے ڈیڑھ روپے کے قریب قرض نے جس پر سالانہ میں کروڑ کے قریب انہیں سود ادا کرنا پڑتا ہے۔ اور آج کل کی کساد بازاری نے ان کی حالت نہایت ہی ماذک بنا رکھی ہے اس لئے ضروری ہے کہ حکومت کی مقرر کردہ کمیٹی فوراً اپنا کام شروع کر دے۔

## احمدیوں کا روپیہ

جماعت احمدیہ اپنے امام کی ہدایات اور اشارات کے ماتحت جس کام کی طرف متوجہ ہوئی ہے۔ اس میں چونکہ جوش و خروش کے ساتھ خدمت گزاری اور فیض رسانی کے خیال سے تنہا ہوتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ اسے غیر معمولی کامیابی بخشا ہے۔ اور مجدد و مقلد اہل کائنات کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے باوجود یہی اختلاف کے جماعت احمدیہ کو اپنا حقیقی خیر خواہ اور مجدد قرار دیتے ہیں۔ اس پر حاسد اور فتنہ پرداز لوگ جھٹ یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ احمدیوں نے روپیہ دے کر ان لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا ہے یہ کہتے ہوئے وہ اس بات کو قطعاً مبول جاتے ہیں۔ یا ان کے ذہن میں یہ بات آہی نہیں سکتی کہ سچی ہمدردی اور خیر خواہی بھی دنیا میں کوئی چیز ہے۔ اس میں بے حد کوشش ہے۔ اور یہی احمدیوں کی خدایات کے اعتراف کی طرف مصیبت زدہ لوگوں کو متوجہ کرتی ہے۔ مسلمان کشمیر نے جب کبھی طور پر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی قیادت

ثابت ہوئے۔ اور کس طرح اسلامی سلطنت کو جس کی بنیاد بہت زیادہ جمہوریت پر مبنی تھی۔ برباد کرنے کے منصوبے کرتے رہے۔ مگر انہیں کہ ہندوستانی حکومت کی خیرینہی اس حقیقت کو دیکھ سکی۔ اور اس خطرناک غلطی کا نتیجہ ظاہر ہے۔ برطانیہ اس کا فائدہ محبت و مہربانی اور اب حالت یہ ہے کہ بعض موقوفہ پر وہ مظلوم مسلمانوں کی تائید کرنا چاہتے ہیں۔ تا ان کی ہمدردی حاصل کر سکیں۔ جیسا کہ وزیر اعظم اور وزیر ہند کی تقاریر سے ظاہر ہے۔ مگر اب حالات ماضی کے ماتحت جرات نہیں کر سکتے۔ یہ اس دیرینہ پالیسی کا ایک بدترین نتیجہ ہے۔ ہمارے نزدیک کسی قوم کے حقوق غصب کرنا ناپاک ترین جرم ہے۔ ہندوؤں کے حقوق اپنی جگہ ہیں۔ مگر مسلمانوں کے مستقبل کے متعلق واضح فیصلہ دکر نا۔ اور انہیں ہندو قوم کے رحم پر چھوڑنا اپنی غلطی بھی بڑی غلطی ہے۔ گوڈنٹ کا فرض ہے کہ وہ اب بھی جلد سے جلد مسلمانوں کے مطالبات کو جو بالکل جائز اصول اور انصاف پر مبنی ہیں۔ منظور کر لے۔ اور اس کے متعلق غیر مبہم الفاظ میں یقین دلانے اور نہ حالات موجودہ حکومت کے لئے بھی کسی اچھے مستقبل کی امید نہیں دلا رہے۔

## اسمبلی کے ہندو ممبروں کی حکومت کو دھمکی

آل انڈیا مسلم کانفرنس نے اپنے حال کے اجلاس منعقدہ لاہور میں مسلمانان ہند کے مطالبات کے متعلق جو قرارداد پاس کی ہے اسے اسمبلی کے ہندو ممبروں نے اپنے ایک خاص جلسہ میں حکومت کے لئے دھمکی فراہم کی ہے ایک ریزولوشن پاس کیا ہے جس میں لکھا ہے۔

”مسلمانوں کے سامنے حکومت کا ہتھیار ڈال دینا اور ان کے مطالبات منظور کر لینا ہندوؤں کی رضا مندی کے بغیر۔ ان کے حقوق کی پامالی کے مترادف ہوگا۔ اگر حکومت نے ایک شوریدہ اور جنونی فریہ کے جو قوم پرستی اور حسب الوطنی سے دست بردار ہو چکا ہے۔ ناممکن اور نامناسب مطالبات تسلیم کر لئے۔ تو قوم پرست اور آئینی ذہنیت رکھنے والے ہندو اور کچھ اس کی ذمہ دہت مخالفت کریں گے۔“

اول تو آل انڈیا مسلم کانفرنس نے کوئی دھمکی نہیں دی۔ بلکہ اپنے مطالبات پورے کرانے پر زور دیا ہے۔ لیکن اگر اسے دھمکی بھی غرض کر لیا جائے۔ تو سوال یہ ہے کہ یہ دھمکی اس علی کارروائی کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتی ہے۔ جو کانگریس موجودہ حکومت کو جرم برہم کرنے کے لئے کر رہی ہے۔ اور جس کے ساتھ اسمبلی کے ان ہندو اور کچھ ممبروں کی پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور جس کے سامنے ہتھیار ڈال دینے کے لئے ان کی طرف سے حکومت پر زور ڈالا جا رہا ہے۔

علاوہ انہیں کیا ان ممبروں کا یہی اعلان حکومت کے لئے دھمکی



# خطبہ جمعہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مومن کی نگاہ سرب و ہونہ چاہیے

### اجتہاد جماعت پورے ذواور ہمت سے تبلیغ کریں

#### از حضرت حلیفہ سیدنا ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے سال کے شروع میں دوستوں کو نصیحت

کی تھی کہ آپس کے تنازعات میں صلح اور محبت و الفت کی چیز دقائم کریں۔ اور جن دوستوں نے کسی کا کوئی قصور کیا ہو یا نہ بھی کیا ہو۔ اور دوسرا غلط نہیں کیا ہو۔ تو اس سے معافی مانگ لیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہماری جماعت کے دوستوں کو اس نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور یہ دیکھنا ہوں ہزار دوستوں نے ان آیات میں آپس میں صلح کی اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث

میں طرح ایک دوسرے کا آدمی یا ایک تاجر کم سے کم سال کے بعد اپنے حسابات صاف کرتا ہے۔ اسی طرح اگر ہماری جماعت کے دوست بھی آپس کے حسابات صاف کرنا کریں۔ تو بہت سے فوائد اور عیوب دور ہو سکتے ہیں۔ ہم ہر سال بلکہ ہر ماہ اپنے قرضوں کی ادائیگی فکر کرتے ہیں۔ اور میں شخص میں مشرکت کا احساس ہوتا ہے۔ وہ کوشش کرتا ہے کہ لوگوں کے اس پر جو حقوق ہیں انہیں ادا کرے مگر تعجب ہے کہ

اللہ تعالیٰ کا قرض

ادا کرنے کا کوئی دن مقرر نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ اگر سالانہ حساب لیا جائے تو کئی ایسے قرضے ہو سکتے ہیں جنہیں ادا کرنے کی توفیق انسان کو مل سکتی ہے۔ مثلاً ہی ایک قرض ہے کہ لوگ آپس میں محبت سے رہیں اسے انارٹیکل توفیق پانا کوئی مشکل امر نہیں۔ بسا اوقات عارضی جوش میں دو دوست لڑ پڑتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب ہم میں صلح نہیں ہو سکتی۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ کیفیت دور ہو جاتی ہے۔ اور اگر پھر بھی وہ شرم کی وجہ سے صلح نہیں کرتے لیکن خواہش ضرور ہوتی ہے کہ کاش کوئی درمیان میں چکر صلح کرادے۔ بظاہر وہ لڑتے ہوئے ہوتے ہیں لیکن

دل محبت کے جذبات سے لبریز

ہوتے ہیں۔ اور انہیں دنیا پر شکوہ ہوتا ہے کہ کیوں کوئی ہماری صلح نہیں کر دیتا۔ پس اس قرض کی ادائیگی کوئی مشکل امر نہیں۔ بہت کم لوگ ہوں گے جن کے دلوں میں بغض اور کینہ اس حد تک بھرا ہوا ہو کہ وہ

اللہ تعالیٰ کی خشیت

کو ترک کر کے اس کے ذکر پر بھی صلح پر آمادہ نہ ہوں لیکن جبکہ اس قرض کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کی جاتی یہ صحیح ہوتا رہا ہے جس کی دل پر نہ لگا

لگا جاتا ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندوں کے اور بھی ایسے قرضے ہیں جو آسانی سے ادا کئے جاسکتے ہیں۔ مگر انہیں کہ اس طرف توجہ نہیں کی جاتی۔

اسی سلسلہ میں دوستوں کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ مومن جو کس ہوتا ہے۔ اس کی نگاہ ایک ہی طرف نہیں۔ بلکہ چاروں طرف ہوتی ہے۔ مومن کو حکم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات حاصل کرے۔ اور اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ

خدا تعالیٰ کی صفات

اسی رنگ میں ان کے اندر پیدا نہیں ہو سکتیں جس طرح خدا تعالیٰ کی ہیں۔ لیکن تمام بزرگان دین اس بات پر متفق ہیں کہ اصل اسلام تخلیق ایا خلاق اللہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنا۔ اور پھر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ لیس کھیلے شی خدا تعالیٰ کی مانند کوئی چیز نہیں۔ پس ایک طرف تو یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اطلاق پیدا کرو۔ اور دوسری طرف یہ ارشاد ہے کہ خدا جس کوئی چیز پر ہی نہیں ہوتی۔ اور ان دونوں باتوں میں سے ایک ہی غلط نہیں کیونکہ ایک تو

خدا تعالیٰ کا کلام

ہے۔ اور دوسرے میں خدا تعالیٰ کے کلام کے خلاف باتیں ہیں۔ اور اس صداقت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول فرمایا ہے جب دونوں باتیں صحیح ہیں۔ تو ماننا پڑیگا کہ کوئی درمیانی راہ

موجود ہے جس میں انسان خدا تعالیٰ کی مانند ہو بھی جاتے ہیں اور پھر نہیں بھی ہوتے۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتا ہے۔ مائیں بائیں۔ آگے پیچھے۔ اور نیچے۔ اسی مال مستقبل سب پر اس کی نظر ہے۔ لیکن ہم تو بغیر آنکھوں کے دیکھ سکتے ہیں۔ اور نہ ہماری آنکھیں سب طرف دیکھ سکتی ہیں۔ ہاں ایک اور قسم کی آنکھیں ہیں جن سے ہم بھی ہر طرف دیکھ سکتے ہیں۔ اور وہ

عقل کی آنکھیں

ہیں۔ ظاہری آنکھوں سے تو ہم تخلیق ایا خلاق اللہ پر عمل نہیں کر سکتے۔ مگر باطنی سے کر سکتے اور چاروں طرف دیکھ سکتے ہیں پھر جب ہم کوئی کام خواہ وہ اچھا ہو یا برا۔ اختیار کرتے ہیں۔ اور پھر اسی میں متہلک ہو جاتے ہیں۔ تو گویا خدا تعالیٰ ہونے سے خود انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرح ہماری نظر سب طرف نہیں ہوتی لیکن جب کوئی اچھا کام کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے بھی غافل نہیں ہوتے۔ یہ نہیں کہ روز رکھا تو ذکر الہی چھوڑ دیا یا ذکر ادا کی توجہ نہ کیا۔ یا اگر کچھ کئے۔ تو ذکر ادا کی بجائے

دین کے مکان کی چاروں دیواروں

بناتے ہیں۔ تو اس وقت ہم تخلیق ایا خلاق اللہ پر عمل کرتے ہوئے چاروں طرف دیکھنے والے ہوتے ہیں۔ پس میں جماعت کو جب ایک کام کی نصیحت کرتا ہوں۔ تو اس سے یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کام چھوڑ دے جائیں۔ اس سال ہماری جماعت کے



### ایک غلطی

ہر روز ہے۔ اور وہ کہ تبلیغ کی طرف اپنی توجہ نہیں جتنی پچھلے سال تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس سال میں بعض اور امور کی طرف توجہ دلائی تھی۔ حالانکہ انہیں کر سنے کے لئے کتنے سیرایہ مطلب ہرگز نہ تھا کہ دوسرے چھوڑ دیئے جائیں۔ میں تخلیق و باخلاق اللہ کا حکم ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ جب ایک کام کرتا ہے تو دوسری طرف بھی اس کی توجہ ہوتی ہے میں اتنا ہوں کہ یہ

### تربیت کا ایک اہم حصہ

ہے کہ ہم محبت سے رہیں۔ اور یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ سیکڑی کے متعلق جو خطبات پڑھے ہیں۔ وہ بھی ضروری ہیں۔ مگر اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ہم اس

### اہم چیز

### دنیا کی ترقی اور نجات کا مدار

ہے ان کو تبلیغ ہے۔

بہت سے لوگ غفلت اور نادانی کی وجہ سے یہ خیال کرتے ہیں کہ تربیت تبلیغ سے زیادہ اہم ہے مگر غلط ہے۔ تربیت دراصل انسان کے اپنے نفس سے تعلق رکھتی ہے۔ جو تبلیغ میں دوسرے کا محتاج ہوتا ہے۔ جب بھی کوئی شخص سچائی کو قبول کر گیا۔ تو اس کا دنیا و دہشتہ دوسروں کی باتیں ہونگی۔ ایک سو مسلمہ دریا نہ کر دے۔ تو وہ ہم کو گواہ کہ اسے بہت سے لوگوں نے تبلیغ کی لیکن

### تربیت کی خواہش

انسان سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جس حد تک اسے ایک انسان اپنی تربیت خود کر سکتا ہے دوسرے نہیں کر سکتے۔ دوسرے صرف ایک دھانچہ توڑ رہتے ہیں۔ ایک برتن ہٹا کر رہتے ہیں۔ لیکن اس میں کچھ نہیں رہتا۔ انسان کے اپنے اندر سے آنے والی ہے۔ تربیت کے احساسات ساری دنیا کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ پس تربیت کے لئے دوسروں یا دولانا اتنا ضروری نہیں۔ جتنا تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔ تبلیغ یہ ہے کہ اسے یقین دلا دیا جائے کہ دنیا میں ایک پگڑی ہو جہ جہاں جات کی طرف سے جائیگا۔ اور جب وہ بچے و بچوں میں داخل ہو جائے گا۔ تو

### تربیت کا احساس

دو خود پیدا ہونے لگیگا۔ اگر یہ اصول تسلیم کر لیا جائے کہ تربیت تبلیغ سے زیادہ اہم ہے۔ تو پھر سوال پیدا ہوگا کہ جو زیادہ قابل ہیں ان کی تربیت پہلے ہونی چاہیے۔ پھر کمزور و کورہ گئے۔ پھر قابلوں میں سے زیادہ قابلیت رکھنے والوں کو پہلے لیا جائیگا۔ اور پھر ان میں سے بھی زیادہ سوزن آدمی ملے۔ گئے جائیں گے۔ اور اس طرح ہوتے ہوتے ہم

### ایک آدمی پر

آجائیں گے۔ اور اس کی بھی پوری طرح تربیت نہ کر سکیں گے۔ آخر یہ بھی چھوڑ کر دنیا سے کنارہ کش ہو جائیگے کیا یہ ممکن نہیں کہ جو شخص سچا نگاہ میں تربیت کے لئے بہترین ہو۔ وہ ناقص نہ ہو۔ اور جسے ہم ناقص قرار دیکر علیحدہ کریں۔ وہ فی الحقیقت زیادہ قابل ہو۔ لیکن جب ہم تبلیغ کرتے ہیں۔ تو گویا ایسے قلوب تیار کرتے ہیں جن میں تربیت کا احساس موجود ہے۔ اور جتنے لوگ ہماری تبلیغ سے جماعت میں داخل ہوں گے۔ ان سب میں تربیت کا جذبہ موجود ہوگا۔

### دوسرا امر

جو اس مسئلہ میں یاد رکھنا چاہیے۔ یہ ہے کہ تربیت کبھی ایک ہی نہیں ہو سکتی۔ انسان اپنے گرد و پیش کے حالات سے متاثر ہوتا ہے۔ اس کے اعمال کا حصر ایمان پر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں ملاکہ۔ کتب رسل اور حشر نشر پر ایمان لے لے کر اٹھنا نہیں دیا۔ اور یہاں تک کہ ایمان پر ایمان لاؤ۔ وگرنہ نجات نہ پاسکو گے۔ ان باتوں پر ایمان لانے کا حکم دینے میں ممکن ہے۔ اصل انسانی اعمال ایمان سے وابستہ ہیں۔ اور جب تک ایک انسان

### ایمان میں کامل

نہ ہو۔ اس کے اعمال درست نہیں ہو سکتے۔ اس لئے تبلیغ تربیت ہے۔ مقدم ہے جب تک ہمارے ہمسایہ کے گھر میں طاعون ہے ہم کبھی امرون نہیں ہو سکتے جو شخص یہ کہتا ہے کہ آؤ ہمسایہ کے گھر سے طاعون کو دور کریں۔ تاہم وہ آگے وہ تو بچے جا چکا لیکن جو خود ہی دو ایمان وغیرہ استعمال کرنے پر زور دیتا ہے۔ اور ہمسایہ کے گھر سے اسے دور کر دینے کی کوشش نہیں کرتا وہ

### ہر وقت خطرہ میں

ہے۔ تربیت پر سبے فک نہ رہنا چاہیے۔ مگر اتنا نہیں کہ اسے تبلیغ سے زیادہ اہم قرار دیا جائے۔ اور جو ایسا کرتا ہے۔ اس کی مثال ایس ہی ہے جیسے اس شخص کی جو ہمسایہ کے گھر سے طاعون دور کرنے کی تو کوشش نہیں کرتا۔ مگر خود دوائیوں کے استعمال پر زور دیتا ہے۔ تبلیغ بذات خود

### تربیت کا بہترین ذریعہ

ہے۔ اس سے اپنے نفس کی بھی تربیت ہوتی ہے۔ اور گناہ ٹپتے ہیں اور اگر ہم تبلیغ کو بند کریں گے۔ تو گویا تربیت کے ذریعہ محدود کر دیں گے۔ تمام جماعتوں کو چاہیے

کہ زیادہ زور اور محنت سے تبلیغ شروع کریں۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ جس کام کے کرنے کی نصیحت کی جائے۔ اسے شروع کر کے باقی چھوڑ دیئے جائیں۔ ہر امر کی محنت ہر شخص کی کی توجہ ہونی چاہیے۔ جیلج آدمی گھر میں سب حضرات کو دیکھتا ہے۔ بیوی کا خیال کرتے ہوئے ان باپ کو فراموش نہیں کرتا۔ اور ماں باپ کی طرف متوجہ ہو کر بیوی بچوں کو نہیں چھوڑ دیتا۔ اسی طرح

### دین کی ساری ضرورتیں

ہر وقت اس کے پیش نظر رہنی چاہئیں جب تک کہ اس کے ایمان کی تمام چیزیں مکمل ہونگی۔ پس گزشتہ تین ماہ میں تبلیغ میں جو سستی ہوئی ہے۔ دوستوں کو چاہیے باقی نو ماہ میں خوب زور دیکر تبلیغ کی اس کی کوپرا کر دیں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ سب فرائض کی طرف ایک سمت میں توجہ کر کے مخلوق و باخلاق اللہ کے مصداق

بن سکیں۔

خطبہ ثانی میں فرمایا۔ بعض آداب ہر قسم میں کئی بار سمجھا چکا جاتا ہے۔ لیکن انسان بھول جاتا ہے۔ اور بعض نئے لوگ بھی آجاتے ہیں۔ اس لئے پھر بتاتا ہوں کہ

### خطبہ کا وقت

اس وقت تک ہے جب تک اہم مصلیٰ کی طرف نہ جائے۔ اور اس وقت میں بولنا یا اشارہ کرنا بھی منع ہے۔ اور حضرت کے وقت یعنی دوسرا اگر شریعت کے کسی حکم کو توڑا ہو۔ تو اسے اشارہ سے سمجھایا جاتا تھا۔ ہے۔ مگر بولنے کی اس صورت میں بھی اجازت نہیں۔

دوسرے سجدے کے ذکر الہی یا دینی اور قومی امور کے متعلق گفتگو

### ذاتی اور خانگی باتیں

ذکر فی جا نہیں۔ دول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمہی قوی۔ یہ باتیں تو کر لیتے تھے۔ مگر ذاتی اور خانگی باتیں کرنا آپ کو سخت ناپسند تھا۔ حتیٰ کہ آپ نے فرمایا۔ اگر کوئی مسجد میں سو جا کرے۔ تو خدا اس میں برکت دے۔ یا کسی کی کوئی چیز ہار گم ہو جائے۔ اور وہ مسجد میں آکر اعلان کرے۔ تو خدا اس میں برکت دے۔ پس ایسا تو کافیاں رکھنا چاہیے کہ مسجد میں ذاتی باتیں منع ہیں۔

### وظائف کے متعلق اعلان

جو علیہ را کیدہ نئے تعامی وظائف حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں ان میں کا پہلے سے صیفہ بنائے وظیفہ مقرر نہیں ہے۔ انہیں چاہیے کہ دفتر ان کے فارم درخواست ملگو اگر مقامی جماعت اختیار کی سفارش کر اگر بہت جلد دفتر میں بھجوا دیں۔ اس میں سے ایک دو درخواستیں آجانی چاہئیں۔ تا ان کے وظیفہ کے متعلق حسب گنجائش غور کیا جاسکے۔

دروازہ است دیتے وقت اس امر کو نظر رکھا جائے کہ وظیفہ مدرسہ احمدیہ کی پانچویں اور دہائی سکول کی نویں کلاس کے بعد کالج تک کے طلباء کو دیئے جاسکتے ہیں۔ اس سے نیچے کی کلاس کے طلباء کے لئے وظائف نہیں مل سکیں گے۔ ایسے طلباء کی درخواست نہ آنی چاہیے۔ (ذا نظر تعلیم و تربیت قادیان)







# جناب ڈاکٹر فضل الدین صاحب مرحوم کے حالات زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والد مکرم جناب ڈاکٹر فضل الدین صاحب مرحوم تبارخ  
۳۲ مارچ ۱۹۳۲ء بعد از نماز فجر اپنے وطن میں اس جہان  
فانی سے عالم جاوداتی کو رحلت فرما گئے۔  
آپ ۱۸ سالہ عمر میں بمقام فوج بیمار و ضعیف راولپنڈی  
پہنچے۔ آپ کے والد صاحب آپ کی پیدائش سے صرف دس  
قبل رحلت فرما چکے تھے۔ آپ کو ابتدائی تعلیم آپ کی والدہ  
صاحبہ نے دلائی۔ پیرائری میں آپ نے مسکری ذیلیہ حاصل  
کیا۔ ۱۸ سے وزٹیکر لائل پاس کو کے لاہور کے وٹرنری  
کالج میں داخل ہو گئے۔ اتفاق سے آپ کے ہم جماعتوں میں  
کرمی سید غلام حسین صاحب حال وٹرنری سپرنٹنڈنٹ محکمہ وٹرنری  
منگھری بھی تھے۔ جن کو اس وقت احمدی ہونے کا شرف  
حاصل تھا۔ والد صاحب سناتے۔ میں نے اپنے دل میں خیال کیا  
کہ اگر یہ امتحان میں مجھ سے بڑے گئے تو میں سمجھ لوں گا کہ واقعی  
احمدیت میں صداقت ہے۔ مگر چنانچہ ایسا ہی ہوا اور میری  
صاحبہ موصوف نے نہ صرف آپ سے زیادہ نمبر لے بلکہ  
جماعت میں بھی اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوئے۔ اس واقعہ سے  
والد صاحب کے دل میں احمدیت کا احترام پیدا ہو گیا۔  
کالج سے فراغت پا کر آپ پیکوال میں وٹرنری اسٹنٹ ہو گئے  
وہاں پر آپ نے سلسلہ کالیکٹر دیکھنا شروع کیا۔ اور  
طبیعت احمدیت کی طرف راغب ہونے لگی۔ دوران قیام میں  
ایک مولوی نور احمد صاحب نے آپ کو تبلیغ سلسلہ شروع کی۔ انہی  
ایام میں وزیرانہ حضرت خلیفۃ الاولیاء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی  
ابید اللہ پیکوال تشریف لے گئے وہاں پر مولوی کرم دین مشہور  
مخالف سلسلہ احمدیہ اور اس کے رفقاء نے حضور کو ایذا پہنچانے  
کی بے حد کوشش کی۔ والد صاحب کو اس وقت غیر احمدی تھے  
مگر آپ حضرت صاحب کی کاری کے ساتھ ساتھ رہے اور تقاضا  
کو اپنی شہادت میں کامیاب نہ ہونے دیا۔  
تھوڑے عرصہ بعد یعنی فردی سہلا میں آپ نے ہجر  
خط بیعت کی۔ اور اسی میں آپ پہلی دفعہ قادیان تشریف لائے  
بیعت کے بعد تمام رشتہ داروں نے آپ کی سخت مخالفت  
شروع کر دی۔ اور آپ کا مکمل بالیکاٹ کر دیا۔ لیکن آپ نے  
ان باتوں کی مطلقاً پرواہ نہ کی۔ اور اپنے ایمان میں پلے سے  
بے ہوش زیادہ مضبوط ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو احمدیت کی

صداقت میں بیسوں نشانات دکھائے۔  
جنگ عظیم کے شروع میں آپ بعدہ مجدد انگریزی  
افواج کے ہمراہ ایران تشریف لے گئے۔ خدا تعالیٰ نے وہاں  
پر آپ کو ہر قسم کی تکلیف اور دکھ سے محفوظ رکھا اور سلسلہ  
حقہ کی تبلیغ کا شاندار موقعہ دیا۔ جنگ کے اختتام پر جب  
آپ قادیان واپس تشریف لائے تو ایک عیبی کو بھی حلقہ  
بگوش احمدیت کر کے ساتھ لائے۔  
جنگ کے بعد آپ کو محکمہ سول میں منتقل کر دیا گیا۔ اور  
آپ مختلف مقامات پر رد کر خوشاب تبدیل کر دئے گئے۔  
جہاں پر آپ نے مقامی جماعت احمدیہ کا بہت سا کام اپنے  
ہاتھ میں لے لیا۔ اور اس کو بہت شوق سے سرانجام دیتے گئے  
ان ایام کا ایک واقعہ قابل ذکر ہے آپ جلسہ لانہ پر تشریف  
لئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حقہ چھوڑنے کی تلقین  
فرمائی۔ اور فرمایا کہ جو لوگ ہم سال سے کم عمر کے ہیں۔ وہ ضرور  
حقہ نوشی ترک کر دیں۔ گو آپ کی عمر چالیس سال سے زائد  
تھی۔ تاہم آپ نے یک لحظہ حقہ ترک کر دیا۔ انہی دنوں میں  
وہاں طاعون کا بہت زور ہوا۔ تمام لوگ شہر سے بھاگ گئے  
اور روزانہ کئی سو قیں ہونے لگیں۔ ایک ہندو کنبہ نے والد صاحب  
کے سپتال میں بدیں خیال پناہ لی۔ کہ یہ احمدی ہیں اور یہاں  
طاعون نہیں آئے گی۔ اور خداوند تعالیٰ نے اسے محفوظ رکھا  
اپنی قدرت نمائی کا نشان دکھایا۔ خوشاب سے آپ کی تبدیلی  
یعنی خیل ضلع میانوالی میں ہو گئی۔ وہاں پر بھی آپ نے تبلیغ  
احمدیت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور ہر ملاقاتی کو حضرت مسیح موعود  
علیہ السلام کی آمد کا پیغام پہنچاتے رہے۔ شہر کے رؤسا میں  
سے ایک نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ یہاں احمدیت کی تبلیغ نہ  
کیا کریں۔ ورنہ یہاں کے وحشی لوگ آپ کی لٹا بونی کر دیں گے۔  
لیکن والد صاحب نے کہا کہ یہاں کے باشندے مجھے مار ڈالیں گے  
تو اس سے بڑھ کر میری خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے کہ میں خداوند  
تعالیٰ کے مسیح کے مدد سے اپنی جان قربان کو کے شہیدوں میں نام  
لکھاؤں۔ غرض آپ نے اس دھمکی کو پرہیز کے برابر بھی  
دقت نہ دی۔ اور اپنے حلقہ تبلیغ کو اور زیادہ وسیع کر دیا۔  
تیجہ یہ ہوا کہ بہت سے لوگ احمدیت کی طرف مائل ہو گئے۔ ایک  
ریس فیض اللہ خاں صاحب مرحوم نے خفیہ طور پر بیعت کی۔

آپ خیل خیل میں تقریباً سات سال تک رہے۔ اور ان  
میں تبلیغ کا کوئی موقعہ نہ ملتا تھا۔ یہاں پر آپ  
اکتوبر ۱۹۳۵ء میں بیمار ہو گیا۔ اور بھائی احمدی  
کے بعد ایک سال کی رخصت سے قادیان آ گئے۔ ڈاکٹر ی تھیں  
سے معلوم ہوا کہ بیماری Mayocline دیکھنے  
میں تبدیل ہو چکی ہے۔ باوجود بہت بیمار ہونے کے آپ  
لوکل کسی کے لئے دعویٰ چندہ کا کام سرانجام دیتے رہے۔  
رخصت کے اختتام پر آپ کو داؤد خیل میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس  
شروع میں میرے بڑے بھائی محمد فضل صاحب جو کہ اسلامیہ کالج  
لاہور میں تھے۔ اسے میں پرستے تھے بعد از چندہ قادیان پر  
۲۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو وفات پا گئے۔ اس سہرے جانا کہ  
والد صاحب کو بہت محنت کر دیا جس سہرے و انتظام سے آپ نے  
اسے برداشت کیا۔ و حیرت انگیز تھا مگر اس سہرے سے آپ کی  
صحت پر بہت اثر پڑا۔ آپ اپنے عزیز و ملال کا اظہار نہ  
فرماتے مگر اس واقعہ سے آپ کو اندر ہی اندر گھلا دیا۔ چند ماہ کے  
بعد یعنی اداکل سسٹنڈنٹ میں آپ پیشی کے قادیان آ گئے۔ یہاں  
آکر آپ نے مقامی خدمات میں بہت حد تک حصہ لے کر دیا۔  
اور جلسہ لانہ سسٹنڈنٹ پر باوجود بیماری اور ضعف کے مہمانوں  
کی خدمت کے لئے جوانوں کی طرح کام کرتے رہے۔ جب کے  
اختتام پر آپ وطن تشریف لے گئے۔ تاکہ زمین وغیرہ کا بندوبست  
کریں۔ لیکن عمر نے وفات کی اور ۲۲ مارچ کو آپ داعی اجل کو  
لیک کہہ کر خالق حقیقی سے جملے۔  
آپ کی عمر بھر ہی خواہش رہی کہ آپ قادیان میں رہیں  
چنانچہ اپنا مکان میں بنالیا تھا اور اہل و عیال عمر بھر یہیں رکھے  
جاتے تھے اور قادیان کی سرزمین میں ہی دفن ہوں۔ آپ نے  
اپنی وفات سے چند گھنٹہ قبل والدہ جس کے فرمایا کہ میرے کفن  
سے بہت دور ہے۔ تم شاید مجھے وہاں نہ پہنچاؤ۔ مجھے اپنے  
گھر کے اندر ہی دفن کر دینا۔ تاکہ مخالفت میری قبر کو احمدی کی قبر  
سمجھ کر رکھ کر نہ مارا کریں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا میرا آپ سے  
یہ عہد ہے۔ کہ آپ کو وفات کے بعد اپنے محبوب کے دیار میں  
پہنچاؤں گی۔ آپ اس کا کوئی فکر نہ کریں۔ چنانچہ والدہ صاحبہ نے  
ایسا ہی کیا۔ لاش کو بڑے ریسر لاری قادیان لائیں۔ اگرچہ غیر احمدی  
رشتہ داروں نے سخت مخالفت کی مگر والدہ صاحبہ نے کچھ پرواہ  
نہ کی اور جو دہرہ کیا تھا۔ اس کو نہایت ریسر لاری اور مردانہ جرات سے  
باوجود بے ہمتی مالی تنگی کے کافی روپیہ خرچ کر کے لے لیا۔  
آپ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔ آپ کو احمدیت کی تبلیغ  
کا جنون تھا۔ اچھے بھٹے چلتے پھرتے ہی شغل تھا۔ سلسلہ احمدیہ  
کے کاموں میں خوشی سے حصہ لیتے یہ بات آپ کی طبیعت میں  
داخل تھی کہ آپ احمدی جماعت کے ہر بچے کو اپنے بچے کی طرح

آپ کی طبیعت میں خوشی سے حصہ لیتے یہ بات آپ کی طبیعت میں داخل تھی کہ آپ احمدی جماعت کے ہر بچے کو اپنے بچے کی طرح



# دیرہ اسماعیل خاں میں شیعوں کو اجڑیوں کے مقابلہ میں شکست

شیعہ مدرسہ انوار غفرین کھنڈو کا جلسہ ۲۰ تا ۲۲ مارچ کو دیرہ اسماعیل خاں میں زیر صدارت راجہ صاحب محمود آباد منعقد ہوا تھا۔ مگر راجہ صاحب موصوف تشریف نہ لاسکے اکثر شیعہ علماء دیرہ میں تاریخ مقررہ پر پہنچ گئے۔ اور اپنا جلسہ شروع کر دیا۔ جس میں انہوں نے صاحبہ کرام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وفات تقریریں کیں ہماری طرف سے ایک خط شیعہ انجن کے سکریٹری صاحب کو بدیں مضمون بھیجا گیا۔ کہ کیا آپ کے جلسہ میں کوئی سوال کر سکتا ہے۔ جواب ملا۔ ہمارے مولوی صاحبان کی تشنگا پر اپنی تسلی کر سکتے ہیں۔ ۲۱ مارچ کو شیعہ مولوی فضل علی صاحب نے ختم نبوت پر لکھا۔ ہم حیران تھے کہ وہ کونسی آیات قرآنی یا احادیث اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کریں گے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں کہہ سکتا۔ مگر ہمارے حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب یہ مولوی بجائے آیات قرآنی و احادیث پیش کرنے کے اور بادل وجود جناب منہ کے منہ کرنے کے جھٹ احمدیت کے خلاف بدترابی پر اتر آئے رسولی عبد الاحد صاحب احمدی مولوی قاضی نے جناب صدر سے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا۔ کہ ہمیں اعتراضات کا جواب دینے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ پبلک پر دو نوراغ ظاہر ہو جائیں۔ مولوی صاحب کے یہ الفاظ سن کر صدر صاحب ابھی اسی پس پیش میں تھے۔ کہ کیا جواب دیں۔ کہ اتنے میں شیعہ مولوی صاحب کہنے لگے۔ کہ یہ ہمارے تبلیغی جلسہ ہے۔ اس لئے اس جلسہ میں ہم آپ کو ہرگز بولنے نہیں دیں گے اگر کسی کو کوئی اعتراض کرنے کی خواہش ہو تو وہ ہمارے پاس ہمارے مکان پر آسکتا ہے۔ یہ الفاظ سننے ہی پبلک پر شیعہ علماء کی علیت ظاہر ہو گئی۔

شیعوں کا جلسہ برخواست ہوتے ہی۔ احمدیوں نے تمام لوگوں کے سامنے جو جلسہ گاہ سے الٹے آئے تھے شیعہ مولوی کے لچر اور بے بنیاد اعتراضات کے جواب دیئے اور کثرت سے ختم نبوت کے متعلق ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ پبلک کی خواہش اور اصرار پر ہماری جانب سے بھی اسی شب کو احاطہ محمد اعظم خاں میں ایک غلیظ ان جلسہ کیا گیا۔ جس میں لوگ بکثرت شرکت فرمے۔ مولوی عبد الاحد

صاحب مولوی قاضی نے صاحبہ کرام کی تعریف اور ان کے پاکباز ہونے کا ثبوت قرآن شریف و احادیث کے علاوہ شیعہ اصحاب کی مستند کتب سے بھی دیا۔ ختم نبوت پر عالمانہ تقریر کرتے ہوئے۔ شیعہ مولوی کے بے بنیاد اور لچر اعتراضات کا فہم کھن جو اب دیا۔ مولوی صاحب کی تقریر پر ۱۲ بجے تک جاری رہی اور بعد میں کثرت سے احمدیت کے متعلق ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

شیعہ اصحاب کو جب اس جلسہ کی خبر ہوئی اور لوگوں کو ان اعتراضات کا جو ہماری جانب سے شیعہ مذہب پر ان کی اپنی مستند کتب سے کئے گئے چرچا کرتے دیکھا۔ تو وہ بہت ہی قادم ہوئے۔ اور پھر بار بار احمدیوں کے مطالبہ مناظرہ نے انہیں اور بھی تشرمندہ کر دیا۔

پبلک نے ہی خواہش ظاہر کی۔ کہ ضرورتاً دوبارہ خیالات ہوں۔ اس سے شیعہ مذہب میں کھلبلی مچ گئی۔ اور بار بار جو اس کے کہ ان کے تمام سندوستان کے علماء اور چوٹی کے علمامہ موجود تھے۔ پھر بھی کوئی سر میدان جھٹکے لئے تیار نہ ہوتا۔ ادھر پبلک نے بھی اپنے مطالبہ کے پورا کرنے پر اصرار کیا۔ آخر ایک نوجوان شیعہ طالب علم کو کھرا کر کے کہا کہ یہ احمدیوں کا وکیل ہے۔ اور اس کے مقابل میں ایک شیعہ عالم کو کھرا کر دیا۔ اور کہا ان دونوں کے درمیان وفات سیج پر مناظرہ ہوتا ہے۔ یہ دیکھ کر لوگ اور بھی حیرت میں پڑ گئے۔ کہ پبلک کی خواہش مناظرہ فقیر کے کھل سے کس طرح پورا کیا جا رہا ہے۔ جب اس طالب علم نے باوجود کم علم و کم عمر اور شیعہ ہونے کے احمدیوں سے سنے ہوئے اعتراضات شیعہ شیخ پر شیعہ عالم پر کرنے شروع کئے۔ تو شیعہ عالم سر اٹھ کر ہو گیا۔ کبھی پانی پینے کو ناگتا۔ کبھی شیعہ حضرات سے بار بار صلوات پڑھنے کا مطالبہ کرتا۔ پھر کبھی یہ کہتا۔ کہ کھنڈو میں اکثر لوگوں کو دکھام لگا رہا ہے مگر دیرہ میں معلوم ہوا۔ کہ یہاں کے لوگ بھی دکھام سے محروم نہیں کیونکہ وہ صلوات بار بار اور یا داز بلند نہیں پڑھتے۔ جب پبلک نے یہ حالت دیکھی کہ ادھر تو شیعہ احمدیوں سے مناظرہ کرنے سے ہباگ گئے۔ اور ادھر اپنے ایک شیعہ لڑکے کو جو احمدیوں کے سنے ہوئے دلائل دہرا رہا ہے۔ جواب نہیں دے سکتے۔ اور وقت لمبے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو لوگوں نے سر میدان اس بات کا اقرار کیا کہ آج احمدیوں کو زبردست فتح ہوئی ہے۔ اور شیعہ کو اپنے ہاتھ سے وہ ذلت اٹھانی پڑی جس کا اندازہ بھی لگایا نہیں جاسکتا۔

اس کے بعد ہمارے جلسے ہوئے اور لوگوں نے نہایت دلچسپی سے شرکت فرمائی۔ یہیں شیعہ اصحاب نے بیعت کی اور سلسلہ

عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ شیعہ کو احمدیوں کے مقابلہ میں ہزیمت اٹھانے کے علاوہ خدا تعالیٰ کا ایک تہی نشان بھی دیکھنے کا موقع ملا۔ اور وہ اس طرح کہ ان کی شیخ پر ہی ان کے ایک بڑے کھنڈی عالم کو موت سے ہمکنار ہونا پڑا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ وہی شیخ جس پر احمدیت اور بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بدترابی ہو رہی تھی مام کرہ بن گئی۔ اور جلسہ درہم برہم ہو گیا۔ یہیں شیعہ مولوی صاحب کی اچانک اور ناگہانی سرک کا زخم افسوس ہے۔

خان غلام محمد احمدی فاروقی

## احمدیہ کی تہی جدت کا اعتراف

اخبار نور انشان میں جے پور کے ایک صاحب جن کا نام تاج دین ہے۔ برادران اسلام کی توجہ کے قابل ہے۔ کے عنوان سے ایک اعلان شائع کرایا تھا۔ جس میں بائبل کے دو سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کا مسلمانوں سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد بدتر خط ہمیں اپنے اس اعلان کی طرف توجہ دلائی۔ اور لکھا۔ کہ یہاں عیسائیوں سے یہاں حقائق ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن یہاں کے مسلمان پوری واقفیت نہیں رکھتے۔ اس لئے ڈر ہے۔ کہ ان کے خیالات خراب نہ ہو جائیں۔ آپ کے پرچہ کی تعریف سنئی جاتی ہے۔ آپ اگر جواب دیں۔ تو مسلمانوں کو بہت فائدہ ہوگا۔

اس پر انفضل میں دو مضمون بعنوان درباہیل سے رسول کریم کی صداقت کا ثبوت شائع کئے گئے۔ اور یہ پرچہ ان صاحب کو بھیجے گئے۔ ان مضامین کو پڑھنے کے بعد انہوں نے ذیل کا خط ارسال کیا ہے

مؤبانہ گذارش ہے۔ کہ انفضل نے جو عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب لاجواب دئے ہیں۔ واقعی ایسے زبردست ہیں۔ کہ عیسائیوں کے دل انہیں محسوس کر گئے ہیں ابھی تک ان سے کوئی جواب نہیں ملتا۔ اور نہ آئندہ امید ہے۔ احمدیہ کی دینی خدمات دیکھتے ہوئے دل از حد مسرور ہوا۔ اور میں تعزیرات میں گرتے گرتے بھی اب عیسائی صرف یہ کہتے ہیں کہ انفضل نے نور انشان میں جو ایکویں شائع نہیں کرایا۔ میرے خیال میں یہ تعزیرات ہے۔ خود کسی اخبار میں مضمون شائع ہوا اگر وہ جواب دے سکتے تو وہ نور انشان میں دے سکتے ہیں۔ خاکسار نہ تکلم دین



# مسلمان بونچھ کے مصائب

## درد مند مسلمانوں پر سیل

مظلوم مسلمانان پنجاب سے ہر قسم کی مصیبتوں میں مبتلا تھے لیکن عرصہ تین ماہ سے جبکہ جنگ مسلم ایسوسی ایشن نے اپنی ۹۶ فیصدی آبادی کے لئے اس سے حقوق طلب کرنے کا بیڑا اٹھایا تو ہمارے ہمسایہ ہندو بھائیوں پر ناگوار گزرا اور انہوں نے یہ کوشش شروع کر دی کہ جس طرح ہو سکے اس حد تک دبا جائے۔ چنانچہ ایسی جنگ مسلم ایسوسی ایشن نے صورت نشی مراسلات اور غلام فنانیدگی ریاست کے ہر گاون میں علاقہ دار ارسال کو بھیجے تھے اور درخواستیں علاقہ دار آئی شروع ہوئی تھیں کہ ہندو بھائیوں نے اس میں روکاوٹ پیدا کرنے کا انتظام شروع کر دیا۔ جو کھتری باہر علاقہ میں دوکانیں وغیرہ کرتے تھے۔ ان کو یہ موقع دی کہ مسلمان تم کو ٹوٹنا چاہتے ہیں۔ تم فوراً معاہدے مال داریا دال عیسال شہر پونچھ آکر پناہ گزین ہو جاؤ اور جب آؤ تو اپنے مکانات کو آگ لگا دو تاکہ یہ الزام مسلمان علاقہ پر لگایا جائے۔ آخر کار ایسا ہی انہوں نے کیا اور ہندوؤں نے حکومت کو ہزار ہا درخواستیں اس قسم کی جھوٹی اور بے بنیاد دیں کہ ہمارا اس قدر نقصان مسلمانوں نے کیا ہے اور اختراعات میں بھی جھوٹے مضمرین شائع کرائے تاکہ دنیا کی نظروں میں مسلمانوں کو حقیر کہا جائے۔ اس کے بعد علاقہ میں حکومت نے ہندو متھب اخترین کو تفتیش کے لئے مقرر کیا۔ چنانچہ وہ جب علاقہ جات میں گئے تو دھڑ دھڑھڑ پانچ اور سترائیں دینی شروع کر دیں۔ اور اسی طرح علاقہ سدرن وینڈر وٹھلیا میں قریب چار لاکھ کے جرمانہ کیا گیا۔ اور قریباً تیس آدمی حوالہ شدہ گئے۔ اگرچہ سترائیں اور جرمانے کئے گئے۔ اور ان کی تمام جائیداد مال مویشی کو تباہ و برباد کر لیا گیا۔ مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ مسلمانوں کے مکانوں میں جھگڑا کیا گیا۔ ان کے کھیتوں کے کھیت اجاڑ دیئے گئے۔ اور مسلمان اپنے گھر بار چھوڑ کر جنگلوں میں پناہ گز ہو گئے۔

پھر ان کی بربادی کے لئے تعزیری پولیس کی چابوکیاں اور ایک اتحاد مقرر کیا گیا ہے جسکی تنخواہ اور خرچ انہی مظلوم مسلمانوں سے لیا جائیگا۔ ہندو اصحاب نے محض ہندوستان کے ہندوؤں کو بھڑکانے کے لئے اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کچھ خاطر اعتبارات میں بالکل جھوٹی اور بے بنیاد خبریں شائع کرائیں لیکن

یادو دار نگاروں کے کاغذات پر پڑے جانے اور ضمانتیں بھی طلب ہونے کے حکومت نے کسی کو بھی کچھ نہیں کہا۔ اور نہ کسی سے کوئی اکٹھا لیا۔ اور اب سب ہندوؤں نے شکستن کر کے ہندو ہا سبھا کو تیار کیا ہوا ہے کہ مسلمانوں کو ضرر پہنچا جائے۔ اور ان کو حصول مطالبات میں کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔

اب خدا مسلمانان پنجاب کے حالات سنئے۔ جب نوجوان مسلمان نے قومی خدمت کا بیڑا اٹھایا۔ تو قومی غذا سرکرہ لیڈروں نے حکومت کے سامنے اپنی مطلب براری کے لئے انہیں بدنام کرنا شروع کیا۔ وہ ان مسلمان خدائوں کو پیچھے ہی جانتے تھے کہ کبھی قوم کی صحیح رہنمائی نہیں کریں گے اس لئے نوجوانان شہر نے قومی خدمت کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ لیکن وہ غریب اور نادار ہیں۔ کوئی ان کی مدد کرنے والا نہیں۔ اور شہر کی کوئی نیک مشورہ دینے والا ہے۔ ہندو مسلمانوں کو اپنی ملازمتوں کے ہاتھ سے جانے کا ڈر ہے۔ نوجوان مسلمانان پنجاب خاصکر انجن اسلامیہ پنجاب اور ہندووان قوم سے التجا کرتے ہیں کہ قوم کی ڈوبی ہوئی کشتی کے ناصحابین کو اس کے پار لگانے میں امداد کریں۔ (زبان بنگالہ)

## مظلومین علیاندر کی حالت

### آل انڈیا کشمیری کی طرف سے قابل قدر امداد

مظلومین کی طرح اپنے گھر و ملک و اس جاسکتے ہیں۔ جہلم ۳۱ مارچ خان بہادر شیخ رحیم بخش میرزا آل انڈیا کشمیری اور سید مبارک علی شاہ صاحب ایم ایل سی مظلومین علاقہ کھڑی کے حالات دریافت کرنے کے لئے جہلم تشریف لائے۔ وہ دن تک ان کے بیانات قلم بند کرتے رہے۔ اور ہر طرح سے تسلی دہی تکلیف بیانات کے بعد مشر سلسلہ سبھی شہر داروں اور مشر لاہور کے سامنے مندرجہ ذیل آٹھ نکات رکھ کر کہا کہ اگر حکومت ان باتوں پر عمل پیرا ہو جائے تو یہ لوگ واپس جاسکتے ہیں۔ وہ عورتوں کی بے حرمتی نہ کی جائے۔ (۲) عورتوں کی تلاش زنا پر پولیس کے ذریعہ لی جائے (۳) اکثر مقدمات ہندوؤں نے باہمی سازش کے بعد دائر کئے ہیں اس لئے کسی ایسے مقدمہ کی سماعت نہ کی جائے جسکی رپورٹ خود سے ایک ہفتہ بعد کی گئی ہو۔ (۴) کوئی مال سرحد نہ سمجھا جائے جب تک کہ ابتدائی رپورٹ کی فہرست میں درج نہ ہو۔ (۵) اگر لوگ اپنی تکالیف کا اظہار کریں۔ یا اگر دیسی انتظام کے خواہشمند ہوں۔ تو اس بات کو جرم نہ قرار دیا جائیگا (۶) جن آفیسروں کے تشدد کی وجہ

سے یہ لوگ خانان برباد ہو رہے ہیں۔ انکی کارروائی کی تحقیقات کر کے مجرموں کو سزا دی جائے۔ (۷) جو جیشٹھ ان مقدمات کی سماعت کے لئے مقرر کئے جائیں۔ وہ برٹش علاقہ کے مقدمات علیہم ہوں (۸) ریاست کو چاہیے کہ ان لوگوں کی بے اطمینانی کا ازالہ کر کے رعایا کے دلوں میں تسلی اور طمانیت پیدا کرے۔ مشر سلسلہ نے وعدہ کیا ہے کہ میں ذمہ داران سدرن کے سامنے آپ کے نکات پیش کروں گا۔ ہر دو اصحاب نے ریلیف کمیٹی کے کام کا معائنہ فرمایا جو تکی بخش ثابت ہوا۔ خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب میرزا آل انڈیا کشمیری نے ریلیف کمیٹی جہلم کو مبلغ پانصد روپیہ کا گرانڈنڈر عطیہ دیا۔ مخدوم اللہ احسن الجواہر

آل انڈیا کشمیری کی طرف سے امداد جہلم ۲۷ اپریل۔ آل انڈیا کشمیری کی طرف سے جناب سید ذین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مظلومین علاقہ میر پور کی دیکھ بھال کے لئے یہاں تشریف لائے۔ آپ نے ان کی قیامگاہوں کا معائنہ فرمایا۔ اور تمام مظلومین کو تسلی دی کہ آل انڈیا کشمیری کمیٹی آپ لوگوں کی ہر قسم کی جائز امداد کرنے کے لئے تیار ہے۔ آل انڈیا کشمیری کمیٹی تب تک آپ لوگوں کا ساتھ دے گی جب تک کہ حکومت ان مظالم اور بے آسینوں کا ازالہ نہ کرے۔ جو مسلمانان کشمیر پر روا رکھی گئی ہیں۔ آپ نے آل انڈیا کشمیری کی طرف سے ریلیف نہ ملے بغیر ہر درجہ عنایت فرمایا۔ اور آئندہ امداد کا وعدہ بھی فرمایا۔ آپ اسی سلسلہ میں حکام بالا کے ساتھ ملاقات کرنے والے ہیں۔

چودھری زلم چند صاحب ڈی۔ آئی۔ جی اپنی شکایت کش پالیسی کی وجہ سے جہلم سے میر پور تبدیل ہوئے۔ لیکن آپ بہ دستور اپنی پالیسی کو بھارت رہے ہیں۔ آپ کی بے وجہ گرفتاریوں اور ایذا رسانیوں سے تنگ آکر علاقہ کھڑی کے مسلمان خاندان برباد ہو رہے ہیں۔ اور وہ کہہ رہے ہیں۔ کہ جب تک چودھری رام چند ڈی۔ آئی۔ جی جیسے متعصب حکام اس علاقہ میں موجود ہیں ہم علاقہ میر پور میں نہیں رہ سکتے۔ غرضیکہ چودھری صاحب نے جو مظالم مسلمان پروردار کئے ہیں۔ ان کا اونکر ختم یہ ہے کہ لوگ گھر بار مال مویشی

اور اپنی کچی ہوئی فصلوں کو چھوڑ کر جلا وطن ہونے پر مجبور ہوئے۔ اس صورت حالات میں ایسے افسر کو بحال رکھنا خطرناک غلطی ہے۔ افسر بالا کو چاہیے کہ فوراً اس طرف توجہ کر کے چودھری صاحب مذکور کو تبدیل کریں۔ اور اپنی اور اندیشی واقعات پندرہ کی کا شہوت دیں۔ ورنہ حالات تریا و پیچیدہ ہو جائیں گے۔ (ذات سر اجہلم)

## مظلومین کی امداد کے لئے روپیہ کی ضرورت

آل انڈیا کشمیری مظلومین کی امداد کرنے میں نہایت سرگرمی سے مصروف ہے۔ ہر روز مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے مظلوم اور تمام بھائیوں

اور سبھی کے لئے کچھ کرنا چاہیے۔



۲۵۳ رجسٹرڈ

# بیہوشی بھت کیوں مشہور ہے

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز سیلیٹ کی مشہور دو ابراہن کی روغن کرامات دنیا میں پہنچتی ہے۔ ہزار ہا ڈاکٹر اور انگریز جن کی قدر کرتے ہیں

بلب اینڈ سنز سیلیٹ کا ایجاد کردہ روغن کرامات

سان بنے اور طرح طرح کی آداز میں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص صفت دو ہے قیمت فی شیشی

پانچ روپے ماس جان کو اختیار نہ ہو۔ وہ خود یہاں تشریف دکر علاج کر سکتے ہیں۔ دھڑک دینے والے

سکارنگھوں اور جھلسا زنگوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے

سکان کی دو بلب اینڈ سنز سیلیٹ - یو۔ پی

## لا حول

لا حول وہ شہرہ آفاق اسلامی خبار ہے جس نے اسلام اور باقی اسلام مملکت کی شان میں گستاخ کرنے والے اخبار مشیطان کو غریبانہ رنگ میں دندان شکن جواب دیے۔ اور اس کے لئے اس کے محترم ایڈیٹر سید میر حسن صاحب کو تین سال قید اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا سنائی گئی ہے۔ اب سب صاحب اسے اپنے شہرہ آفاق مذاقہ رنگ میں شائع کر رہے ہیں چند سالہ قید و محنت پر پیچیدہ اخبار لا حول کو یہی گوارا

## اعلان

مندرجہ ذیل اصحاب نے قادیان کی نئی آبادی میں زمین خریدی ہوئی ہے اور سرکاری کاغذات میں ان کے نام پر انتقال بھی درج ہو چکا ہے مگر بوجہ ناقص پتہ کے یہ انتقال منظوری سے رکھا ہوا ہے ہر باغی فرما کہ یہ اصحاب اپنے مفصل پتہ سے مطلع فرمادیں۔ نام کے ساتھ ولدیت قومیت اور سکونت محلہ کی ضرورت ہے۔

۱۔ مری مری دین صاحب بوبک ضلع میانکوٹ خریدار اراضی قلعہ ۲۸ بلاک ۱۳ محلہ دارالرحمت  
۲۔ مری مری محمد دین صاحب محار خریدار اراضی قلعہ ۲۳ بلاک ۱۳ محلہ دارالرحمت نزد مکہ محمد اسحاق بٹالوی  
۳۔ مولوی عزیز دین صاحب کوٹ رادہ کشن خریدار سکان واقعہ قلعہ ۱۳ محلہ دارالعلوم جواب بیت جلد آنا چاہیے

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

## اپنے انگلش ٹیچر کو پڑھتے ہوئے

انگریزی خود بخود آجاتی ہے۔

دیکھئے جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد احمدی ٹریننگ کلاس کہا فرماتے ہیں۔ "واقعی جدید انگلش ٹیچر ایک نایاب کتاب ہے۔ کتاب کے حجم کو دیکھتے ہوئے قیمت بھی ارزاں ہے۔ آپ نے دیا کہ ایسے دلچسپ طریقہ سے کوزہ میں بند کیا ہے۔ کہ اس کو پڑھتے ہوئے دل بالکل نہیں گھبراتا۔ جب اس کو پڑھتے ہوئے انگریزی خود بخود آجاتی ہے تو اس کو چھوڑنے کو بھی نہیں چاہتا بلکہ بھی نذر سے جدید انگلش ٹیچر گزرا۔ اس کے منہ سے سبحان اللہ نکل گیا۔ میرے خیال میں ایسی آسان اور صحیح انگلش ٹیچر آج تک شائع نہیں ہوئی قیمت غیر علاوہ محصول اک۔ الر لائق استاذ کی طرح انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوائیں۔

قمر بزدل (الف) شملہ

## تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

نمونہ کی گانٹھ مائیتی کیصد دو صد ترو

ہمارا کٹ پیس کا مال تمام ہندوستان میں مقبول عام ہو رہا ہے۔ تھوڑے سرمایہ والے اصحاب اور پرہیزگار تین سو روپے نہایت آسانی سے یہ تجارت کر سکتی ہیں۔ موسم بہار اور موسم گرما کے مناسب حال کٹ پیس ایک صد روپیہ یا دو صد روپیہ کی نمونہ کی گانٹھ منگوا کر آزمائش کریں۔ ولایت کی سرحد گانٹھیں چار صد سے آٹھ صد روپہ تک کی ہیں۔ نمونہ کی گانٹھوں میں موسم کے مطابق مختلف قسم کا کٹ پیس ہوگا۔ آرڈر کے ہمراہ چار سو روپہ پیشگی آئی جائے۔ جلد گانٹھیں منگوائیں اور تجارت کر کے فائدہ اٹھائیں مفصل سبب طلب کریں۔ خط لکھتے وقت اخبار ہذا کا حوالہ ضرور دیں۔

امرین کر شیل کینی پی بی  
(گوڈرینٹ سے رجسٹرڈ شدہ)

## حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موی سر ہی مقبول ہے

لہذا آپ کو بھی یہ بہترین موی سر ہی استعمال کرنا چاہیے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موی سر کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا، گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا، اور داغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں کچھ سرخی بھی رہتی تھی ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موی سر استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔ یہ موی سر صاف بصر، گلے، جلن، لاپرواہی، چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گونا گونی، رتوند، ابتدائی موتیا بند، وغیرہ، غرضیکہ یہ موی سر ہر جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سر سے استعمال کر لیتے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں کی سی بھیرے پائیں گے، قیمت فی بوتلہ دو روپے آٹھ آنے، محصول اک۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

اس نئی انگ، اعصاب میں نئی رنگ، داغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو نہاد اور زوردار کو شاہ زور بنانا، بڑھے کو جوان اور جوان کو نوجوان بنانا اس اکسیر کا ادوی اثر ہے، آپ اکسیر البدن استعمال کر کے اپنے اندر طاقت کا بھاری ذخیرہ جمع کر سکتے ہیں۔ قیمت ایک ماہ کی خودک صرف پانچ روپے، محصول اک۔ علاوہ۔

حکیم صاحبان تو اکسیر البدن کی ہی تعریف کرتے ہیں، جناب مولانا حکیم قطب الدین صاحب جو قادیان میں سب سے پرانے اور تجربہ کار حکیم ہیں، وہ اکسیر البدن کے متعلق اپنا تجربہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ "مجھے کمزور کی سخت شکایت تھی، یہاں تک کہ اٹھنے بیٹھنے سے بھی سخت لاپرواہی کی دوا اکسیر البدن کے استعمال کے بعد میری صحت بہت اچھی ہو گئی، واقعی یہ دوا مقوی اعصاب، مقوی دماغ اور مقوی جسم دیا ہے۔

مسلنے کا پتہ:۔ شیخ نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور پنجاب



# ہندوستان اور ممالک غریبہ

پنجاب فرنیچر کمپنی نے سرکاری کمپنی کو جو یادداشت پیش کی ہے اس میں سفارش کی گئی ہے کہ کم از کم پانچ روپیہ تک مالیہ ادا کر نیوالوں اور کم سے کم چھ ایکڑ اراضی کاشت کرنے والوں کو حق رائے دہی دیدیا جائے۔ جو زمینداروں کو روپیہ مالہ ادا کرتے ہیں۔ ان کی میوہوں اور بیوہوں کو بھی یہ حق دیا جائے۔ کمپنی نے یہ اصول تسلیم کر لیا ہے کہ ہر قوم کے دھرموں کا تعلق آبادی کے تناسب کے مطابق ہونا چاہیے۔ لیکن بعض ممبر مسر میں کہ جائداد کو ہی فرنیچر کا معیار بنالیا جائے۔ اچھوتوں کے متعلق کمپنی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ وہ چاہیں تو ہندوؤں کے ساتھ رہیں۔ اور چاہیں تو الگ ہو جائیں۔ پنجاب کے مختلف اضلاع کے اچھوتوں نے حال میں لاہور میں ایک جلسہ منعقد کر کے متفقہ طور پر قراردادیں کی ہیں۔ کہ وہ غیر مشروط طور پر جداگاندہ بننا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں سے ان کا کوئی واسطہ نہیں۔ ڈاکٹر سوہنجے نے مسر اجا سے جو معاہدہ کیا ہے۔ وہ انہیں مرگیز منظور نہیں۔ کیونکہ ان کے حقیقی نمائندہ ڈاکٹر امجد کر ہیں۔ نہ کہ مسر اجا۔

۱۲ اپریل کو فرنیچر کمپنی کے ارکان دیہاتی دورہ کے لئے ایک گاؤں میں آئے۔ جو لاہور سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے تاکہ دیہاتی علاقوں کے حالات بخشم خود مشاہدہ کر سکیں۔ گاؤں نہ کوہ میں جا کر ارکان نے دوسرے دیہاتیوں سے گفتگو کی۔ اور حق رائے دہی کے لئے جائداد کا معیار اور دوسرے یہ کہ کون سی اقوام اچھوت اور پھاندہ سمجھی جاسکتی ہیں۔ کمپنی کی لیڈر نے دیہاتی طور توں سے انتخابی مسائل کے متعلق گفتگو کی۔ کمپنی ارکان نے دیہاتیوں کے جوابات کی برعکس اور معاملہ نہیں سے حد متاثر ہوئے۔

۱۲ اپریل کو اسبل کے اجلاس میں تعلقات ممالک غریبہ کے مسودہ قانون پر بحث ختم ہو گئی۔ اور یہ مسودہ اجلاس کے مقابلہ میں آرٹائیس آرا کا کثرت سے منظور ہو گیا۔

۱۲ اپریل کو ایوان دایان ریاست کا اجلاس دہلی میں ختم ہو گیا۔ ایوان نے اپنے چانسلر صاحب محبوب پال کی خدمات کے اعتراف کی قرارداد منظور کی اور نئے چانسلر جام صاحب نواں نگر کو مبارک باد دی۔ وائسرائے نے اپنے قصر میں دایان ریاست کوئی پارٹی دی۔ دایان ریاست

کی سینیٹنگ کمیٹی کے لئے نواب صاحب محبوب پال۔ مہاراجا جگن شیلہ۔ الور۔ دھولپور۔ بیکانیر۔ تھانلاواڑ۔ راجہ صاحب پنا اور وائس ڈوئنگ پور رکن منتخب ہوئے۔

جینیوا سے یکم اپریل کی خبر ہے کہ انگلستانی میں چینی دجپان کے درمیان مصالحت کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ منقطع ہو گئی ہے۔ اور چین نے جمعیت اقوام کو اطلاع دی ہے کہ جاپانی جو کچھ واپس ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ اس لئے صلح کا کوئی امکان نہیں۔ لیکن بعد کی اطلاعات سے پھر کچھ امید بندھتی نظر آتی ہے۔

دہلی سے سمارچ کی خبر مل رہی ہے کہ اسبل کے ہندوؤں کی جو کانفرنس وہاں منعقد ہوئی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ لالہ دلام سرن داس۔ ڈاکٹر سوہنجے۔ سر رانگا آئر۔ سردار سنت سنگھ اور سمجھوتہ سنگھ پر مشتمل ایک وفد جموں بھیجا جائے۔ جو وزیراعظم سے ملاقات کر کے ریاست کے ہندوؤں اور سکھوں کی شکایات پیش کرے اور خورشش کے ذمہ دار لیڈر کی فوری سناریائی پر زور دے۔

اسی کانفرنس میں ایک ریزولوشن پیش کیا گیا ہے کہ حکومت گاندھی جی اور دیگر کانگریسیوں کو فوراً دہلی کر دے تاکہ اصلاحات کی ترویج کے سلسلہ میں کام کر سکیں۔ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اس مطلب کا ایک ریزولوشن بھی بہت جلد اسبل میں پیش کیا جائے والا ہے۔

بھرت پور سے ۱۲ اپریل کی خبر ہے کہ پولیس نے ایک قریبی گاؤں پر چھاپہ مار کر کچھ کانفرنس اور ایک بم برآمد کیا۔ اسی سلسلہ میں دو ہندو گرفتار ہوئے ہیں جن میں سے ایک کی عمر تیس سال اور دوسرے کا پچاس سال ہے۔

مسکو ٹینس یونین کے زیر انتظام ۱۲ اپریل کو لاہور میں ایک جلسہ ہوا۔ طلباء نے حکومت کے سلسلے کی راہ معافیاً پیش کی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہندوستانی زبان کو بھی انگریزی کی طرح لازمی قرار دیا جائے۔ صنعت و حرفت کو ترقی دینے اور بیکاری کے اسداد کے ذرائع پر غور کرنے پر بھی زور دیا گیا ہے۔

آئر لینڈ کی طرف سے سر ڈی ولیر کے مطالبات نے حالات کو بہت پیچیدہ کر دیا ہے۔ لندن سے ۱۲ اپریل کو نائٹ نے اطلاع دی ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان گول میز کانفرنس کی تجویز زیر غور ہے۔ تا ممتنازہ فیہ امور کا فیصلہ کیا جائے مارچ کے آخری ایام میں سکھوں کا گیا رحمان جتھہ جو ۲۵ افراد پر مشتمل تھا۔ ڈوسک کے لئے روانہ ہوا تھا۔ ۱۲ اپریل کی خبر ہے کہ اسے ضلع گجرات کے علاقہ میں گرفتار کر لیا گیا ہو۔

اسی جگہ سے میں ماخوذ ۸۵ کی اسی تاریخ کو ملتان جیل سے رہا کئے گئے ہیں۔

۱۲ اپریل کو دھرائے دایان ریاست سے ملاقات کر رہے تھے۔ جسے گھاس کے قلعہ پر جو خامیہ نصیب تھا۔ اس میں لگ گئی۔ جو فوراً بجادی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ بے احتیاطی سے جتنا ہوا میگریٹ پینک دینے کا نتیجہ تھا۔ مختلف جہاز ران کمپنیوں کی ایک کانفرنس حال میں برلن میں منعقد ہوئی ہے۔ جس نے فیصلہ کیا ہے کہ مسافروں کے کرہ میں میں فیصلہ کی تخفیف کر دی جائے۔

کھلتے سے ۱۲ اپریل کی اطلاع ہے کہ مادھوپور ریلوے سٹیشن پر ایک پولیس سب انسپکٹر نے ایک جنگائی سے دریافت کیا۔ کہ اس کے پاس جو ریلوے گاہک اس کا لائسنس اس کے پاس موجود ہے۔ بجائے جواب دینے کے جنگائی نے اس پر فائر کر کے وہیں ہلاک کر ڈالا۔ اور بعد ازاں خود کشی کرنی۔ اس جگہ میں ایک مسافر بھی مجروح ہوا۔

کان پور سے ۱۲ اپریل کی خبر ہے کہ بعض ہندو دوکانداروں نے گاندھی ڈے کے سلسلے میں ہڑتال کی تھی۔ جنہیں حکم دیا گیا کہ وہ اپنے مکانات اور کھانا گھر مارکیٹ گورنمنٹ کے حوالہ کر دیں تا وہاں پولیس رکھی جاسکے۔

پٹنہ سے ۱۲ اپریل کی خبر ہے کہ ایک ہندوستانی مریض کی جان بچانے کے لئے یوکر کو لڈ سٹریچ سول مصر میں اپنے بدن سے چالیں آؤنس خون سے کہ اس کے جسم میں داخل کر دیا۔ کیونکہ مسر اس مریض کی جان بچانی نہ جاسکتی تھی

پٹنہ سے ۱۲ اپریل کی خبر ہے۔ کہ بھلوار کی کمپ جیل میں دو سیاسی قیدیوں نے حکام جیل کو ناقص غذا دے جانے کی وجہ سے گالیاں دیں۔ ان کے خلاف مزاحمت کی کارروائی گئی تو دو سو سیاسی قیدیوں نے بغاوت کر دی۔ جیل کے کیمپ پر دھاوا کر دیا۔ ایک وارڈ اور کچھ ڈنڈر کو بری طرح زخمی کر ڈالا اس سے قبل عدل اور اس کا نوامی برطانی علاقہ بھی

پریزیڈنسی کے ماتحت تھا۔ لیکن ایک سرکاری اعلان مل رہا ہے کہ ۱۲ اپریل سے اس کو چیف کمشنری صوبہ بنا کر براہ راست کو جنرل باجلاس کونسل سے متعلق کر دیا گیا۔ ٹیلیفٹ کنٹرل بی۔ آر۔ دینے ریزیڈنٹ اور کانڈرا چیف عدل اس کے پہلے چیف کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

فرنیچر کمپنی میں شہادت دینے کے لئے ۱۲ اپریل کو عورتوں کا ایک وفد پیش ہوا۔ جس میں بیڈی سر عبد القادر نے کہا۔ کہ پردہ عورتوں کے حق رائے دہندگی میں روک نہیں سکتا۔ اس کا ازالہ اس طرح کیا جاسکتا ہو کہ عورتوں کے لئے جدا الگ سٹیشن مقرر کیے

جس میں دایان ریاست کوئی پارٹی دی۔ دایان ریاست